

مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ

فِي التَّخْذِيرِ مِنْ

فِتْنَةِ الْخَطَّابِ

أحقر المصباح عثمان حيدر

مقدمہ کی فہرست

شمار	عنوان	رقم	صفحہ
1	مقدمہ ترتیب دینے کی وجہ		13
2	کیا خطیب، واعظ مذہب کے حقیقی نمائندے؟		13
3	رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والا شخص جہنمی ہے		16
4	فرمان نبوی ﷺ: تم مجھ پر جھوٹ مت کہو	1	16
5	جس نے مجھ پر جھوٹ کہا	2	16
6	مجھ پر جھوٹ دوسروں پر جھوٹ کی طرح نہیں	3	16
7	جس نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی	4	16
8	میری حدیثیں بیان کرو مگر مجھ پر جھوٹ مت کہو	5	17
9	مجھ سے زیادہ احادیث بیان کرنے سے بچو	6	17
10	جہنم میں گھر بنایا جائے گا	7	17
11	جو سمجھدار ہو وہ حدیث بیان کرے	8	18
12	حجۃ الوداع کے موقعہ پر عہد	10	19
13	رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ اکبر الکبائر، کفر		20
14	الموسوۃ الفقہیہ سے نقل	1	20
15	الموسوۃ العقدیہ سے نقل	2	21
16	ابن جوزی و ذہبی کی تصریح	3	21
17	رسول اللہ ﷺ پر اختراء کے علاوہ کوئی گناہ کفر نہیں	4	22
18	علماء کے ایک گروہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ پر افتراء کرنے والا اسلام سے خارج	5	22
19	اہلسنت کسی گناہ کو کفر نہیں کہتے مگر رسول اللہ ﷺ پر افتراء	7	23
20	جس نے ایک بار حدیث رسول ﷺ میں کذب بیانی کی فاسق ہمیشہ کے لئے راقط الاعتبار	8	23
21	حدیث رسول ﷺ بیان کرنے میں صحابہ کا محتاط رویہ اور جاہل خطباء کو دعوتِ فکر		24

24	1	کمی و بیشی کے خوف سے صحابہ کی ایک جماعت حدیث بیان کرنے سے باز رہی	22
25	2	جناب ابو بکر، عمر کی حدیث بیان کرنے والے پر شدت، جناب علی کا حلف لینا	23
25	3	جھوٹی احادیث کی نفی کرنا سنت رسول ﷺ و خلفاء راشدین	24
27		حدیث رسول بیان کرنے میں صحابہ و تابعین کا توقف	25
27	1	جناب عمر کا فرمان: فاقولوا الروایة عن رسول الله ﷺ	26
28	2	جناب عمر کا فرمان: فلا تصدوهم بالا حدیث	27
29	3	جب مجھے جناب عمر کی وصیت یاد آتی حدیث بیان کرنے سے خاموش ہو جاتا	28
29	4	جناب عمر کا فرمان حدیثکم شرا الحدیث	29
29	5	حضرت عمر کی جناب ابو ہریرہ، کعب کو کثرت حدیث پر تنبیہ	30
30	6	جناب عثمان کا وعید کے خوف سے احادیث بیان نہ کرنا	31
31	8	جناب علی: مجھے آسمان سے گنا اس سے زیادہ محبوب کہ میں رسول ﷺ پر ایسی بات کہوں جو آپ نے نہ فرمائی	32
31	9	ابن مسعود کا قال رسول الله ﷺ کہتے ہی غش کھا کر گر جانا اور آنکھوں میں آنسو	33
32	10	ابن مسعود قال رسول الله ﷺ کہتے ہی کانپ جاتے	34
32	12	ابن عباس: ہم باعتبار لوگوں کے سوا کسی کی احادیث نہیں سنتے	35
33	13	زبیر بن عوام: ہمیشہ رسول الله ﷺ کی خدمت میں رہا لیکن وعید کی بنا پر احادیث بیان نہیں کرتا	36
34	14	جناب زبیر بن عوام: میں رسول الله ﷺ سے ایک کلمہ سنا	37
34	15	عبداللہ بن عمر: ڈیڑھ سال میں صرف ایک حدیث بیان کی	38
35	16	ابن عمر حدیث بغیر کسی کمی زیادتی کے بیان کرتے	39
35	17	جناب انس: مجھے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے یہ جملہ روتا	40
35	18	جناب انس قلیل احادیث بیان کرنے والے	41
35	19	جناب انس: اگر مجھے غلطی کا خوف نہ ہوتا تو میں حدیث بیان کرتا	42
36	20	حدیث پڑھ کر فرماتے کما قال رسول الله ﷺ	43
36	21	فرمان جناب معاویہ: احادیث بیان کرنے سے بچو مگر	44
36	22	جناب معاویہ احادیث بیان کرنے سے روکتے تھے مگر	45

37	23	ابودرداء کا حدیث رسول بیان کرتے وقت احتیاط	46
37	24	سعد بن مالک مکہ سے مدینہ تک کوئی حدیث بیان نہیں کی	47
37	25	میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ مجھ پر جھوٹ گھڑیں	48
37	26	زید بن ارقم: حدیث رسول بیان کرنا ایک مشکل کام	49
38	27	مالک بن دینار: والد اس خوف سے زیادہ حدیثیں بیان نہیں کرتے تھے	50
38	28	ابوقنادہ: میں ڈرتا ہوں کہ میں زبان خطائے نہ کر جائے	51
39	29	ابو امامہ: مجھے لگتا ہے کہ عقل اٹھ چکی ہے	51
39	30	شعبی: ایسے حدیث کی نسبت رسول اللہ کی جانب پسند نہیں کرتا	53
39	31	سعید بن جبیر کے حدیث پڑھنے پر ایک شخص کا غصہ	54
39	32	امام مجاہد: حدیث میں کمی کرنا زیادتی سے بہتر ہے	55
40		امام حاکم: صحابہ کا حدیث بیان کرنے میں خوف -- تاکہ لوگ صحیح سقیم میں فرق کریں	56
40		بلا تحقیق سنی سنائی بات کرنے والے کی مذمت	57
40	1	اللہ تعالیٰ نے قیل وقال کو ناپسند فرمایا، قیل وقال کا معنی حاشیہ	58
41	2	فرمان نبوی ﷺ: کذاب ہونے کو یہی کافی کہ	59
41		اشعریوں کے لئے اقویٰ دلیل کہ کذب میں ارادہ کی قید نہیں	60
41		امام حاکم: وعید اس کے حق میں جو جھوٹ کو جانتا ہو	61
42		امام طحاوی: حدیث کو ظن کے ساتھ بیان کرنے والا بھی وعید میں داخل	62
42	3	فرمان جناب عمر: کذاب ہونے کو یہی کافی ہر سنی سنائی بات بیان کرنا	63
43	4	فرمان جناب ابن مسعود: کذاب ہونے کو یہی کافی ہر سنی سنائی بات بیان کرنا	64
43	5	امام مالک: ایسا شخص امام نہیں ہو سکتا	65
43	6	عبدالرحمن بن مہدی: ہر روایت بیان کر دینے والا امام نہیں ہو سکتا	66
44	7	امام مالک: چار لوگوں سے علم حاصل نہ کرو	67
44	8	امام مالک: بلا تحقیق کچھ بیان کرنا سب سے بڑا فساد	68
44	9	جو بلا تحقیق بات سے دلیل پکڑے کبھی امام نہیں ہو سکتا	69

44	10	عمر و بن قیس: حدیث کی جانچ ایسے جیسے پیسوں کی	70
45		حدیث رسول ﷺ بیان کرنے والے پر صحیح مستقیم جاننا لازم	71
45	1	دجال، کذاب ایسی حدیثیں بیان کریں گے	72
45	2	ایسے کذابوں سے بچنا	73
46	3	مجھ سے حدیث بیان نہ کرو مگر جس کا علم ہو	74
46	4	دارقطنی: جن احادیث کی صحت معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ نے بیان کرنے سے ہمیں روکا	75
47	6	رسول اللہ ﷺ کی حدیث فقط بواسطہ ثقہ بیان کرو	76
47	7	دین دیکھو کس سے حاصل کر رہے	77
47	8	فتنہ ظاہر ہوا تو حدیث بیان کرنے والوں سے سند کا مطالبہ	78
47	9	اسناد دین ہیں	79
48	10	اسناد نہ ہو تو جس کا جو جی چاہے بیان کر دے	80
48	11	امام احمد، اسحاق بن راہویہ: جو حدیث صحیح و مستقیم کا علم نہ رکھتا ہو وہ عالم نہیں	81
48	12	بغیر معرفت حدیث بیان کرنا مضر	82
48	13	حدیث بیان سے قبل تحقیق جب تک صحت معلوم نہ ہو جائے	83
49	14	غرائب کو چھوڑ کر معروف احادیث بیان کرو	84
49	15	یہی بن سعید: حدیث کی طرف نہیں سند کی طرف دیکھو	85
50	16	جھوٹی حدیث بیان کرنے والے پر اس کی کمزوری ظاہر کرنا لازم	86
50	17	ایسا شخص ذلیل ہوتا ہے اور جھٹلایا جاتا ہے	87
51	18	یہی بن معین: حدیث کا حکم ظاہر کرنا واجب	88
51	19	امام شافعی: حضور ﷺ کی حدیث ثقہ بواسطہ ثقہ بیان کرو	89
51	20	امام مسلم: حدیث بیان کرنے والے پر صحیح مستقیم کے مابین تمیز واجب	90
52	21	ابن ماجہ: باب التوقی فی الحدیث	91
52	22	ابن ہریری: التوقی کی شرح	92
53	23	عبد الکریم الخضیر: التوقی کی وضاحت	93

94	امام دارمی: یہ وعید اُس کے لئے جو حدیث کی اصل نہ جانتا ہو	24	54
95	امام ابن حبان: ایسا حدیث بیان کرنے والا شخص جہنمی جو اُس کی صحت سے واقف نہ ہو	25	54
96	امام دارقطنی: حضور ﷺ نے صحیح اور حق کی تبلیغ کا حکم دیا کہ سقیم و باطل کی	26	55
97	امام دارقطنی: احادیث کو صحیح و سقیم کی تمیز کیے بغیر بیان کرنے والا وعید میں داخل	26	55
98	امام ابویسلمان الخطابی: حضور ﷺ کی حدیث شک و ظن غالب سے بیان کرنا ناجائز	28	56
99	جھوٹ بولنے والا قصد کرے یا نہ کرے	28	56
100	جھوٹ بولنے کا قصد نہ بھی کیا تو وعید میں شامل	28	56
101	امام حاکم: حدیث پڑھنے والے پر جانچ پڑتال لازم	29	57
	امام حاکم: آپ پر جھوٹ بولنے والا قصد کرے یا نہ کرے برابر	30	58
	ابن عبد البر: ثقہ غیر ثقہ سے بیان کرنے والے پر یہ اعتماد نہیں کہ وہ جھوٹی حدیث بیان نہیں کر سکتا	31	59
102	ضعیف احادیث کو صحیح احادیث کے ساتھ نہ ملا یا جائے	33	59
103	جو شخص حدیث بیان کرے اور شک میں ہو صحیح ہے یا نہیں وہ کذابوں میں سے	34	60
104	جس کے پاس حدیث کی سند نہ ہو وہ قال رسول اللہ ﷺ نہ کہے	35	60
105	قاضی عیاض: غیر صحیح احادیث اللہ و رسول ﷺ کے حق میں قطعاً بیان نہ کی جائیں	36	61
106	قدیم علماء حدیث میں صحیح سقیم کی معرفت رکھتے تھے	37	62
107	جو حدیث میں صحیح سقیم کا فرق نہیں رکھتا وہ عوام سے خطاب نہ کرے	38	62
108	ابو العباس القرطبی: کوئی حدیث رسول ﷺ بیان نہ کرے جب تک اس کا صدق یقیناً یا ظناً نہ ثابت ہو		63
109	ابو العباس القرطبی: کثیر فقہاء کا موضوعات پر عمل عدم معرفت کے باعث	39	63
110	امام نووی: حدیث بیان کرنے والے پر تحقیق واجب حسن یا صحیح ہو تو قال رسول اللہ ﷺ کہے	40	63
111	امام بیہقی: محقق عالم کی اجازت کے بغیر حدیث بیان کرنا ناجائز نہیں	42	65
112	امام عراقی: جاہل صحیح حدیث بھی بیان کرے تو گناہ گار	43	65
113	امام عراقی: ایسے شخص کے لئے صحیحین سے بھی حدیث بیان کرنا ناجائز نہیں		65
114	امام عراقی: خطیبوں کی کتابوں میں سے ایک کتابی	44	66
115	امام بیہقی: رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا حق لیکن ہر حق کو رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا	46	67

67	47	جس حدیث کی سند نہیں اُس کو بیان نہیں کیا جائے گا	116
67	47	حدیث بیان کرنا علم سے مقید	117
68	48	جید علماء نے احادیث میں صحیح سقیم کا فرق کیا	118
69	49	باطل تاویل: جھوٹ رسول ﷺ کے لئے ہے رسول ﷺ پر نہیں	119
69	49	ذات مقدسہ ﷺ میں ایسی فضیلت ثابت کرنا جو آپ میں نہیں	120
70	50	وعید کا مستحق ہونا دیکھا تو فقط مشہور احادیث پر انحصار کیا	121
70		علم حدیث نہ جاننے والے پر تفاسیر و احیاء العلوم جیسی کتب پڑھنے کا حکم	122
71	1	ابن جوزی: خطیبوں کی مذمت کیوں نہ کی جائے	123
71	1	ابن جوزی: جو لکھا پاتے ہیں بیان کر دیتے ہیں	124
71	1	ابن جوزی: عوام کے نزدیک ہر وہ شخص عالم جو منبر پر چڑھ جائے	125
71	1	ابن جوزی: جھوٹی احادیث کتب میں لکھ کر تنبیہ نہ کرنے والوں کا ناقابل تلافی جرم	126
71	1	تقریروں والی کتابیں جھوٹی احادیث و باطل تشریحات سے پُر	127
72	2	امام عراقی: صحیح سقیم کی معرفت نہ کرنے والوں کا ایسی کتب پر اعتماد حلال نہیں	128
72	3	مدینہ میں سوماموں لوگوں کو پایا جو حدیث بیان کرنے کے اہل نہیں	129
73	4	جھوٹی حدیث کی نشانیاں، خفیف فعل پر عظیم ثواب، عقاب	130
73	4	خطیب بغدادی: صحیح سند پر جھوٹے متن کی نشانیاں حاشیہ	131
74	5	بظاہر نیکو کار حدیث کے معاملہ میں سب سے بڑے کذاب	132
74	5	امام مسلم: جھوٹ ان کی زبانوں پر جاری ہو جاتا اگرچہ ارادہ نہیں کرتے	134
74	6	قاضی عیاض: عبادت میں مشغولیت و عدم معرفت کے باعث حدیث میں جھوٹ	135
75	8	امام سیوطی: جو سنتے اُس کو صدق پر محمول کر لیتے	136
76	9	زاہدین حدیث گھڑنے میں سب سے مضر گروہ	137
76	10	حارث محاسبی، ابوطالب مکی، امام غزالی وغیرہم نے لاعلمی میں جھوٹی احادیث پر مبنی کتب لکھیں	138
77	11	مغازی، ومواعظ کی کتب پڑھنا حرام	139
77	11	احیاء العلوم، قوت القلوب کا مطالعہ منع	140

79	12	شیخ عبدالقادر جیلانی، امام غزالی وغیرہما کی کتب میں جھوٹی احادیث، ابوالحسنات لکھنوی کام کالمہ	141
80	13	امام احمد: تین طرح کی کتابوں کی کوئی اصل نہیں	142
80	13	امام ابن حجر عسقلانی: فضائل کے باب میں اتنا جھوٹ جس کا شمار نہیں	143
81	14	صوفیاء کا قرآن میں کیا گیا کلام کوئی تفسیر نہیں	144
81	14	امام سیوطی: عبدالرحمن سلمی کی کتاب کو تفسیر سمجھنا کفر	145
82	15	کچھ مصنفین کو موضوع روایات جمع کرنے کی عادت	146
82	16	ابن حجر: ضعیف ہونے کا علم نہیں تھا یا صحت وضعف جاننے کی مہارت نہیں	147
83	17	امام اہلسنت احمد رضا خاں کا کتب تفاسیر پر جامع تبصرہ	148
94	18	احیاء العلوم میں پائے جانے والی احادیث کا جائزہ	149
94	18	امام عراقی کی تخریج کے علاوہ احیاء کی حدیث پڑھنے سے احتراز	150
95	1	احیاء العلوم کے متعلق بعض ائمہ کی آراء	151
95	1	امام طروشلی مالکی کا رسالہ	152
95	1	امام طروشلی کا مختصر تعارف حاشیہ	153
96	1	امام غزالی کا مختصر تعارف حاشیہ	154
97		امام طروشلی: دنیا میں پائے جانے والی تمام کتابوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ احیاء العلوم میں	155
97		منطق سے اسلام کا دفاع جیسے پیشاب سے کپڑے دھونا	156
98		امام طروشلی: احیاء العلوم جلانے کا فتویٰ کیوں؟	157
98	2	قاضی عیاض: احیاء العلوم جلانے کا فتویٰ جس کو سلطان نے نافذ کیا	158
98	3	ابن جوزی: احیاء العلوم میں ایسی آفات جس کو علماء ہی جانتے ہیں	159
99	4	ابن تیمیہ: احیاء العلوم میں کثیر موضوع احادیث	160
100	5	ذہبی: احیاء العلوم میں اچھی باتوں کے ساتھ احادیث باطلہ بھی	161
100		امام غزالی کے متعلق ذہبی کے فیصلہ کن الفاظ	162
100		احیاء العلوم کے نقد میں بعض ناقدین کی کتب	163
101		کیا فضائل میں حدیث ضعیف پر عمل بالاتفاق اور مطلقاً جائز؟	164

101		ابوالحسنات لکھنوی: فضائل میں ضعیف حدیث کے عمل پر اتفاق کا دعویٰ باطل	165
102		جمہور متقدمین کا مذہب یا متاخرین کا	166
102		متقدمین میں سے پانچ ائمہ سے مروی قول	167
102		امام سفیان ثوری سے قول ثابت نہیں حاشیہ	168
103		عبدالرحمن بن مہدی سے خلاف ثابت	169
103		امام احمد کی تنبیہ	170
104		جمہور متاخرین بھی ضعیف حدیث پر عمل کو مطلقاً جائز نہیں کہتے بلکہ شرائط	171
104		ائمہ کی فضائل میں حدیث ضعیف پر عمل کی شرائط	172
104	1	امام ابن صلاح: ضعیف حدیث بلا سند ہو تو قال رسول اللہ نہ کہا جائے	173
105	2	ضعیف حدیث فضائل میں بیان کرنا جائز نہ کرنا بہتر	174
106	2	امام ابوشامہ: ضعیف حدیث بغیر ضعف کا ذکر کیے بیان کرنا جائز نہیں	175
106		امام ابن دقیق: ضعیف حدیث بیان کرنے کی شرائط	176
107	3	حافظ ابن حجر: ضعیف حدیث پر عمل کی شرائط	177
107	3	شدید ضعیف نہ ہو، اصل عام کے تحت ہو، عمل کے وقت ثبوت کا اعتقاد نہ رکھا جائے	178
107	4	محمد بن فرامرز: ضعیف حدیث پر عمل کی شرائط	179
108	5	امام سخاوی: ضعیف حدیث پر عمل کی شرائط	180
108	6	امام سیوطی: ضعیف حدیث پر عمل کی شرائط	181
109	7	شریبنی شافعی: ضعیف حدیث پر عمل کی شرائط	182
	8	ابن عابدین شامی: ضعیف حدیث پر عمل کی شرائط	
110	8	ابن عابدین شامی: ضعیف حدیث بلا سند ہو تو قال رسول اللہ نہ کہا جائے	183
111		خطیب کون اور کسے کہتے	184
111		مناوی: قاص، خطیب جو بے اصل روایات بیان کرے	185
112		ابن قتیبہ کا خطیبوں پر تبصرہ	186
113		خطیبوں کی مذمت نام کی وجہ سے نہیں	187

113		خطیبوں کی مذمت کو یہی کافی	188
114		خطیب مایوسی یا امید دلانے والے	189
114		خطیب کیسا ہونا چاہئے	190
115		ابن الحاج: علمی مجلس اور خطیب کی محفل میں فرق	191
115		ذہبی: خطابت ایک ایرافن جو مظلوم علم کا محتاج	192
115		خطیبوں کی مذمت بزبان نبوی ﷺ	193
116	1	خطیبوں کے ہونٹ آگ کی پینچی سے کاٹے	194
116	2	بنی اسرائیل تب ہلاک ہوئے جب قصہ گوئی، خطابت شروع ہوئی	195
117	3	ابن عمر: خطابت حضور ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں نہیں تھی	196
117	4	فقہاء کم اور خطباء زیادہ ہوں گے	197
119	6	آخرت کا کام دنیاوی زندگی کے حصول کی خاطر	198
120	8	خطیب جہنم میں: میں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن عمل نہیں	199
120		جہنم کے درازوں پر بیٹھے علماء سوء	200
120		ابن قیم: اقوال سے دین کی طرف بلانے والے افعال سے دور کرنے والے	201
120		بظاہر محافظ حقیقت میں راہزن	202
121	9	خطابت امیر، مامور، یا ماکار کرے گا	203
121		مامور کا معنی	204
121		غیر عالم خطیب کا شرعی حکم	205
122		خطیب اگر تنبیہ کرنے سے باز نہ آئے تو	206
123		بغیر تحقیق حدیث بیان کرنے والے خطیب کو حاکموں پر روکنا واجب	207
124		امام بخاری: موضوع حدیث بیان کرنے والے کو سخت سزا اور عرصہ دراز قید	208
126		خطیبوں کی مذمت بزبان اکابرین امت	209
126		امام مالک: صحابہ میں کوئی خطیب نہیں تھا	210
126	8	حضرت عمر: اسلام تباہ گمراہ پیشواؤں کے سبب ہوگا	211

126	9	حضرت عمر: خطیب کو ہلاکت کی تنبیہ	212
127	10	خطیبوں کی تباہ کاریوں میں سے ایک	213
128	11	حضرت عمر: اللہ قیامت کے دن لوگوں کے قدموں میں گرائے گا	214
128	12	حضرت عمر: صحابی کو خطابت کی اجازت نہیں دی	215
130	14	حضرت عثمان کا خطیب کی سرزنش	216
130	15	حضرت عمر: خطیب کے سر پر مار مار کر چھڑی توڑ دی	217
130	16	حضرت عمر کا ایک خطیب کو خط	218
131	17	حضرت علی: خطیب ہلاک ہوا اور سننے والوں کو ہلاک	219
131		حضرت علی: خطیب کو کان سے پکڑ کر مسجد سے باہر کیا	220
131		حضرت علی: جو ناخ منسوخ کا علم نہیں رکھتا خطاب نہ کرے	221
131	18	سیدہ عائشہ: مدینہ کے خطیب کو تین باتوں کا حکم	222
132	19	سیدہ عائشہ: خطیب تیرے لئے دعا کرے اس سے بہتر تو خود اپنے لئے دعا کر	
132	20	ابن مسعود: خطیب اور اس کی مجلس والے گمراہ کن گناہ میں مبتلاء	
133	21	ابن عمر: مجلس سے خطیب کو نکلوا دیا	223
133		ابن مفلح: جمعہ کی نماز سے قبل خطیب کا خطبہ سننا مکروہ	224
133	22	ابن عمر: خطیب کی آواز سن کر مسجد سے کوچ کر جاتے	225
134	23	جناب امیر معاویہ: خطیب کو زبان کاٹنے کی تنبیہ	226
135	24	عبدالرحمن بن ابی بکر خطیب کی مجلس میں شریک نہ ہوتے	227
135	25	صلہ بن حارث: خطیب کی سرزنش	228
136	26	ام درداء: خطیبوں کو پیغام اللہ سے ڈرو	229
136	27	عوف بن مالک: خطیب کے لئے ہلاکت	230
138	30	غضیف بن حارث: قوم بدعت ایجاد کرتی تو سنت اٹھالی جاتی	231
138	31	جناب خباب: خطابت ایک فتنہ جو ظاہر ہو چکا	232
139		ابن عبدالبر: خطاب کو قرآن الشیطان کہنا جائز	233

140	33	حسن بصری: فراغت خطیب کی مجلس سے بہتر	234
140	34	عبدالرحمن سلمی: خطیبوں کی مجلس میں نہ بیٹھو	235
141	35	ہماری مجلس میں خطیب اور خراجی شریک نہ ہوں	236
141	37	خطابت خوارج کی ایجاد کردہ بدعت	237
141	38	ابن سیرین: میں بیوقوف ہونا پسند نہیں کرتا	238
142	39	بیٹا دوبارہ خطیب کی مجلس میں نہ جانا	239
142	40	سعید ابن مسیب: نہ خطباء کی مجلس اختیار کرتے نہ معیت میں نماز پڑھتے	240
143	44	امام مالک: خطیب کی مجلس میں شریک ہونا جائز نہیں	241
143		خطابت مذہب امام مالک میں مکروہ	242
144	49	مسجد میں خطیب کی خطابت سے بہتر آگ دیکھ لوں	243
144	50	مسجد میں آگ بے علم خطیب سے بہتر	244
144	51	ثوری: خطابت ایک بدعت ہے	245
145	54	صحابہ کے زمانہ میں خطابت نہیں تھی	246
145	55	پیٹے نے خطابت شروع کی تو گھر سے نکال دیا	247
146	56	خطابت شریعت پر وبال	248
146	57	خدا کا شکر ہمیں اُس نے خطیب نہیں بنایا	249
146	58	خطیب مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ اور نبیاء پر جھوٹ بولنے والے	250
147	59	خطیب ایک بالشت حدیث کو ایک ذراع بنا دیتے	251
147	60	لوگوں میں فساد کا سبب خطابت	252
147	62	خطباء کی مجلس علم کو موت	253
147	63	ہم خطباء کو بدعتی کہتے	254
148	64	خطیبوں کی تین عادتیں	255
149	65	امام احمد: خطیب لوگوں میں سب سے زیادہ کذاب	256
150	66	امام علی بن مدینی: خطیب لوگوں میں سب سے زیادہ کذاب	257

150	68	امام ابن حبان: خطیبوں کی جسارت پر کلام	258
150		امام ابن وضاح: خطیبوں کو مسجد میں نہ رہنے دیا جائے	259
150	69	ابو بکر طوشی: خطیبوں کو مسجد سے یہ کہہ کر نکال دیا جائے یہاں خطابت منع	260
150	70	امام غزالی کا خطباء کی مذمت میں کلام	261
153		خطابت میں کثرت اشعار کی مذمت	262
153		خطیب شہوت سے بھرے لوگوں میں عاشقوں، معشوں والے اشعار	263
154		ابن جوزی: خطابت میں شعر	264
154	71	خطیبوں کا عوام کو ہمانے کے لئے جھوٹ بولنا	265
155	72	عالم کے مزاح کی حدود	266
155	73	لطیفہ: خطیب اور امام اعظم ابو حنیفہ	267
156	74	ابن جوزی کا خطیبوں کی مذمت میں مفصل کلام	268
157		پُرکشش عشقیہ اشعار پڑھتے خود گمراہ اور گمراہ کرنے والے	269
159		خطباء پر امام اہلسنت کا تبصرہ	270
159		امام اہلسنت: واعظ پر ثابت شدہ قصہ کہ بلاء پڑھنا بھی حرام	271
160		امام غزالی: مقتل حسین کی روایات پڑھنا حرام	272
160		ابن حجر مکی کی تشریح	273
160		تنبیہ کرنے پر خطیبوں کا علماء سے بغض و حد	274
161		چھ وجوہ سے خطیبوں کی مذمت	275
163		وعظ اور واعظ کیسا ہونا چاہئے	276
164		وعظ کی اجرت	277
165		مجلس وعظ میں عورتوں کی شمولیت	278
		ختم شد	

الحمد لله الذي فاضل بين عباده في العقول والإرادات، ورفع الناس بالعلم والإيمان فوق بعضهم درجات، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له في الذات، ولا سمي له في الأسماء، ولا مثيل له في الصفات، نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونعوذ به من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده فلا مضل له، ومن يضل فلا هادي له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أشرف البريات
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کتاب ہذا میرے نہایت ہی محترم دوست مولانا زاہد الاسلام صاحب کی تین مختلف کتابوں کا مجموعہ ہے جو مختلف اوقات میں پہلے شائع ہو چکی تھیں مولانا نے کچھ عرصہ قبل مجھ سے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ اپنی کتب کو دوبارہ شائع کروانا چاہتے ہیں تو میں نے ان کتابوں میں موجود روایات پر حکم لگانے کے بعد شائع کرنے کا مشورہ دیا جو بعد ازل احقر نے ہی ذمہ داری سرانجام دی اور اس کتاب میں موجود تمام روایات پر مختصر احکم نقل کئے اور بقدر ضرورت کہیں حاشیہ آرائی بھی کی نیز اس کتاب کا ایک مفصل مقدمہ بھی ترتیب دیا، مقدمہ ترتیب دینے کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے واعظین اور خطباء کے لئے ہے اور دور حاضر میں اکثر خطباء، واعظین، مبلغین دین سے بے خبر بالکل جاہل اُجڑ اور نااہل ہیں اور ان کی شرانگیزیوں میں سب سے ضرر رساں احادیث موضوعہ کو بکثرت بیان کرنا ہے اور ان کے اسی شر اور فتنہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مقدمہ کو ترتیب دیا ہے۔ مزید خطباء پر اپنے ذاتی تبصرہ کی بجائے خورشید ندیم صاحب کے ایک مضمون کا اقتباس یہاں نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں جو حقیقت میں میرے جذبات کی عکاسی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ خطیب اور واعظ مذہب کے حقیقی نمائندے ہیں؟

خطابت ایک فن ہے۔ یکے از فنون لطیفہ۔ اسے اداکاری کی ایک قسم سمجھیے۔ خطیب ذہن سے زیادہ لوگوں کے دل کو مخاطب بناتا ہے۔ کبھی ہنساتا تو کبھی رلاتا ہے۔ وہ انہیں اپنے الفاظ، لہجے اور حرکات سے سحر زدہ کرتا اور پھر ان کے دل اور دماغ کو کچھ وقت کے لیے اپنی مٹھی میں لے لیتا ہے؛ تاہم یہ جادو کچھ دیر ہی کے لیے کارگر ہوتا ہے۔۔۔ فنون لطیفہ سے لوگ حظ اٹھاتے ہیں۔ یہ تفریح کا ایک ذریعہ ہیں۔ خطابت بھی اسی کے لیے ہے۔ مذہبی خطیب بالعموم اپنے خاص حلقے ہی میں پسند کیے جاتے ہیں۔ اس میں استثناء بہت کم ہے۔ عام طور پر اس پسندیدگی کی وجہ یہ ہے کہ وہ سامعین کے مزاج شناس ہوتے اور ان کی خواہش کے مطابق کلام کرتے ہیں۔ وہی کچھ کہتے ہیں جو لوگ سننا چاہتے ہیں۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہی نے ایک بار کہا تھا کہ ہم لوگوں کے چہرے دیکھ کر اپنے موضوع کا

انتخاب کرتے ہیں۔ ان حلقوں میں خطیب کی باتوں کے لیے پہلے ہی سے قبولیت موجود ہوتی ہے۔ یہ معلوم ہے کہ مسلکی خطیبوں کو ان تقریروں کا معاوضہ لاکھوں میں ملتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر مسلک کے ماننے والوں کو ایسے دلائل فراہم کرتے ہیں جس سے وہ اپنی مذہبی وابستگی میں مزید پختہ ہوتے ہیں اور انہیں یہ اطمینان ہوتا ہے کہ ان کا مسلک ہی برحق ہے۔ ایک خطیب کے پیش نظر جب یہی کچھ ہوتا ہے تو پھر صحتِ فکر یا صحتِ واقعہ اس کے لیے اہمیت نہیں رکھتے۔ پھر وہ رطب و یابس جمع کرتا اور لوگوں کے کانوں میں انڈیل دیتا ہے جس سے وہ خوش ہو جائیں۔ لوگ گھنٹے، دو گھنٹے کے لیے محظوظ ہو لیتے ہیں۔ خطیب کو اس سے غرض نہیں ہوتی کہ اس کا بیان کردہ واقعہ مصدقہ تھا یا نہیں۔ راوی ثقہ تھا یا غیر ثقہ۔ اس کا براآمد شدہ نتیجہ فکر علم و عقل کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ بعض اوقات ایک خطیب کسی اچھے جذبے کے ساتھ بھی یہ سب کچھ کرتا ہے۔ لوگوں کو نیک اعمال کی طرف مائل کرنے کے لیے ایسی روایات اور قصے سنائے جاتے ہیں، جن کے بارے میں خطیب کو معلوم ہوتا ہے کہ مستند نہیں ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ اپنے کالم میں ایک معروف داعی کا ذکر کیا کہ ان کے جذبے میں کچھ کلام نہیں مگر وہ دین کے نام پر غیر مصدقہ روایات پیش کرتے ہیں۔ اس پر ان کا فون آیا کہ فضائل اور نیک مقصد کے لیے علماء نے اسے جائز کہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جذبہ کتنا ہی صادق کیوں نہ ہو، اس بے احتیاطی سے دین کو نقصان پہنچتا ہے۔ جب ہم کمزور روایات کو معیارِ مان لیتے ہیں تو پھر کوئی فتنہ پرور اسی طرح کے قصوں کہانیوں کو اٹھاتا اور دین ہی کو استہزاء کا موضوع بنا لیتا ہے۔ خطیب یا واعظ ان نتائج سے لاپرواہ ہوتا ہے۔ لوگ اس کی تقریر سے حفا اٹھاتے ہیں لیکن اس کی پھیلانی ہوئی بے بنیاد باتوں کا بار مذہب کو اٹھانا پڑتا ہے۔ ہمارے مذہب کا مقدمہ عقلی اور تاریخی محکمت پر قائم ہے: قرآن مجید، سنت اور سیرتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن مجید ایک محکم علمی و دلائل اور زبان و بیان کا معجزہ ہے۔ اللہ کے آخری رسول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تاریخ کے اجالے میں ہوا جن کی حیاتِ مبارکہ کے ایک ایک ورق پر تاریخ کی مہر تصدیق ثبت ہے۔ دین ان محکم بنیادوں ہی سے معلوم کیا جائے گا۔ قرآن مجید نے خود دین کی تکمیل کا اعلان کیا۔ گویا قرآن کا نزول تمام ہوا اور اللہ کے رسول ﷺ اس کا مکمل ابلاغ کرنے کے بعد دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس کے بعد اس میں کوئی اضافہ کیا جاسکتا ہے نہ کمی لائی جاسکتی ہے۔ اس دین کو آپ اپنی زندگی میں جاری فرما گئے۔ یہ دین صرف قرآن اور سنت سے ثابت ہے۔ اس پر عمل کا مثالی طریقہ آپ کا اسوہ حسنہ ہے۔ دین جاننے کے لیے اب انہی کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ ان کی تفہیم کے لیے ہم دین کے جید علماء ہی سے مدد لیں گے۔ ان کے علاوہ قصے کہانیاں دین کا ماخذ نہیں بن سکتے، چاہے کتنے نیک جذبے ہی سے کیوں نہ بیان کیے جائیں۔ اب دین کی دعوت وہی ہوگی جو قرآن مجید کی بنیاد پر اٹھے گی۔ خود رسالت مآب ﷺ کو اللہ تعالیٰ

نے یہی حکم دیا کہ آپ اس قرآن کے ساتھ انداز کریں۔ (الانعام)۔ اگر لوگوں کو قیامت اور جہنم کی سختی کے بارے میں خبردار کرنا ہے تو قرآن مجید سے موثر بات کس کی ہو سکتی ہے؟ آخری سورتوں میں بالخصوص جو نقشہ کھینچا گیا ہے، یہ واقعہ ہے کہ پڑھ کر دل دہل جاتے ہیں اگر زندہ ہوں۔ اگر جنت کا نقشہ بیان کیا جانا ہے تو قرآن مجید سے بہتر تصویر کشی کون کر سکتا ہے۔ معلوم نہیں کیوں لوگ جنت کی کشش پیدا کرنے کے لیے اُن قصوں کو بیان کرتے ہیں جن کے بارے میں وہ خود جانتے ہیں کہ مصدقہ نہیں۔ رہے مسلکی خطیب تو ان کا مسئلہ دین نہیں، وہ نظر بند (کانوں کے عیاش) سامعین ہیں جنہیں ان کے مسلک پر مزید پختہ کرنا ہے۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ ان خطبا اور واعظین کی تقاریف کو سنجیدہ لینے کی ضرورت نہیں۔ (زیادہ سے زیادہ) ان سے خط اٹھائیے کہ یہ خطابت تفریح کا محل ہے، غور و فکر کا مقام نہیں۔ دین کو اگر سنجیدگی سے جاننا ہے تو پھر اس کا ماخذ قرآن و سنت ہیں اور اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ۔“

اللهم صل علی میرنا محمد صلاۃ نکر منا بہا بنور النور والرحمہ ونوضی لنا بہا ما اشدکم حمی رفیع وفتح علینا بہا فتوح العارضین وفتحنا بہا من العلماء
(العالمین، المخلصین ومن، خبرہ خلفائے وصفوہ عباد الہ والجماعین والاهل طاعتین وصفہ کتبائیں بالرحمہ والرحمین)

احقر الصبا عثمان حیدر

الجمعة 18، ربیع الاول 1444ھ

14 - اکتوبر - 2022ء